مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلھم

قطب الاقطاب عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں نور اللہ مرقدہٗ کا مجلس ذکر کے بعد درسِ حدیث ''خانقاہِ حامد یہ چشتیہ'' شارع رائیونڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔ (ادارہ)

ایک تہائی سے زیادہ کی وصیت جائز نہیں ! اہل و عیال پر خرچ کرنے میں ثواب ہے !
اندازِ بیان کی غلطی سے دین کا نقصان !

(درسِ حدیث نمبر ۱۸ ۲۲؍ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ/ ۲۰؍ نومبر ۱۹۸۱ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس سال مکہ مکرمہ فتح ہوا اس سال میں بیمار ہوگیا اور بیماری اتنی بڑھی کہ اَشْفَیْتُ عَلَی الْمَوْتِ میں موت کے قریب ہوگیا فَاَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَعُوْدُنِیْ میرے پاس جناب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے بیمار پرسی کے لیے، میں نے عرض کیا اِنَّ لِیْ مَالًا کَثِیْرًا میرے پاس مال ہے زیادہ اور میری وارث میری بیٹی ہے بس، اور ورثا ہیں ہی نہیں ایک بیٹی ہے ! بیٹی کی تو کوئی خاص بات نہیں ہوتی، گزارہ کرلے گی، شادی ہوجائے گی اَفَاُوْصِیْ بِمَالِیْ کُلِّہٖ تو میرا مال جو ہے سب ہی بچے گا تو کیا میں اپنے سارے مال کی وصیت کردوں کہ خدا کی راہ میں خرچ کردیا جائے ؟ جناب رسول اللہ ﷺ نے منع فرمادیا ! میں نے کہا کہ دو تہائی مال کے بارے میں وصیت کردوں ؟ فرمایا نہیں ! میں نے کہا آدھے کے بارے میں کردوں ؟ فرمایا نہیں ! تو میں نے کہا کہ تہائی کی وصیت کردوں ؟ تو فرمایا کہ ہاں ٹھیک ہے ثُلُثٌ ایک تہائی مال یہ وصیت کرسکتے ہو اور یہ بھی بہت ہے وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو نظام رکھا ہے وہ غیر معمولی طور پر کہیں کہیں ہٹتا ہے ورنہ وہ نظام جاری رہتا ہے یہ نظام خداوند کریم نے رکھا ہے کہ ایک سے دوسرے کو سہارا لگتا رہے !

اگرچہ مسبّب الاسباب اور رازقِ حقیقی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے لیکن ظاہری اسباب ملحوظ رکھنے یہ بھی واجب ہے ! مثلاً ایک تہائی کے بارہ میں فرمایا کہ کردو ایک تہائی اور (باقی) دو تہائی یہ ورثا کو پہنچنا چاہیے ! اگر کوئی کہے کہ ان کا خدا مالک ہے مجھے تو دے دینا چاہیے سارا کچھ، اگرچہ اس کی یہ بات حق ہے صحیح ہے اپنی جگہ، حقیقت کے مطابق ہے لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے جو نظام یہاں رکھا ہے اس نظام کے خلاف ہے اس واسطے اس کی اجازت نہیں دی گئی ! !

ورثا کے لیے مال چھوڑ جانے میں خیر ہے :

اور پھر یہ فرمایا کہ یہ جو ہوتا ہے کہ آدمی مال چھوڑ جاتا ہے اور بعد میں ورثا اسے استعمال کرتے ہیں تو اس میں بھی بہتری ہے، یہ بھی خدا کو پسند ہے اِنَّکَ اِنْ تَذَرَ وَرَثَتَکَ اَغْنِیَآءَ یا اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَکَ اَغْنِیَآءَ اپنے وارثوں کو مستغنی چھوڑ کر جاؤ دنیا سے خَیْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَھُمْ عَالَۃً یہ اس سے بہتر ہے کہ تم ان کو بالکل قَلّاش چھوڑ کر جاؤ [1] محتاج چھوڑ کر جاؤ یَتَکَفَّفُوْنَ النَّاسَ لوگوں کے ہاتھوں کو دیکھیں یا لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں، مانگیں لوگوں سے ! تو ظاہری اسباب میں جو چیز ہے اس کو اختیار کرتے رہنے کا حکم دیا گیا ہے ! !

کبھی کبھی ایسے بھی ہوتا ہے جہاں کوشش کر کے آدمی بالکل عاجز آجائے نہ کر سکے کچھ بھی، وہاں اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا جائے کام ! دعا کی جائے تو وہ ازغیب سامان پیدا کر دیتا ہے لیکن اپنی سی کوشش میں کمی کرنا، یہ نہیں بتلایا گیا کہیں ! !

اندازِ بیان کی غلطی کا نقصان :

اور جو اعتراض ہے غیر مسلم اور مذہب دشمن عناصر کا کہ اسلام نے (تو بس) قناعت سکھلائی ہے توکل سکھلایا ہے، یہ تو ایسے ہے جیسے ترقیوں سے روک دیا جائے ! افیون کی گولی کھلا دی جائے

---

[1] مفلس، غریب، کنگال قَلّاچ بھی بولتے ہیں (محمود میاںؒ)

اور سلا دیا جائے ! تو وہ (دین دشمن) اعتراض کرتے ہیں ان لوگوں کی وجہ سے جنہوں نے یہ بات غلط انداز میں پیش کی جبکہ حقیقت ایسے نہیں ہے حقیقت تو جو احادیث سے معلوم ہوتی ہے وہ ہی ہوگی حقیقت ! کسی آدمی کے کچھ کر دینے سے کہ یہ اسلام نے سکھلایا ہے یا میں یہ سمجھا ہوں، یہ بات تو اس کی اپنی بات ہوگی اسلام کی نہیں ہو سکتی ! اسلام کی تعلیم تو وہی ہوگی جو قرآن اور حدیث سے بھی ثابت ہو رہی ہو ! اس میں تو یہی ہے کہ آپ نے اجازت نہیں دی کہ کوئی آدمی مرتے وقت سارا مال خرچ کرے ! لہٰذا اگر کسی آدمی نے وصیت کی بھی ہو کہ میرا سارا مال خدا کی راہ میں دے دیا جائے تو بھی وہ وصیت نہیں چل سکتی ! ورثا اس کے اگر قاضی کے سامنے چلے جائیں کہ یہ وصیت اس طرح سے فلاں وقت ہمارے مورِث نے کی ہے لیکن ہمیں یہ یہ دشواری ہے، چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، پڑھانا ہے لکھانا ہے، یہ ہے یہ ہے، جو بھی کچھ ہے حال ان کا، تو پھر قاضی وہ مال قبضے میں لے لے گا اور ایک تہائی (وصیت کے مطابق) دے دے گا، دو تہائی ان کے لیے رکھ لے گا اس وصیت کو منسوخ کر دے گا ! ! تو یہ چیز اس درجے میں لازمی ہوگئی، یہ ایک جزو بن گیا ہے شرعی تعلیم کا اور اس میں ردّ و بدل نہیں کر سکتا انسان اپنی مرضی سے اِنَّكَ اِنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَآءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ اور پھر ارشاد فرمایا وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِىْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا جو بھی کچھ تم خرچ کرتے ہو تو اس پر تمہیں اجر ملتا ہے ! !

اہل وعیال پر خرچ کرنے میں اجر :

اپنے گھر والوں پر خرچ کرنے میں بھی اجر ملتا ہے ! اور ایسی چیزوں میں بھی اجر ملتا ہے کہ جس میں انسان کو گمان بھی نہ ہو کہ اجر مل رہا ہوگا ! کوئی بیمار ہو گیا اسے پانی پلا رہا ہے، کوئی بیمار ہو گیا اسے کھانا کھلا رہا ہے، بیوی بیمار ہوگئی اسے کھانا کھلا رہا ہے اس میں کوئی خیال نہیں ہوتا اجر کا، دھیان ہی نہیں جاتا مگر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا اِلٰى فِىْ امْرَاَتِكَ [1] اگر لقمہ اٹھا کر دے دیں تو اس عمل پر بھی تمہیں ثواب ملے گا، لقمہ بھی تو کمائی سے بنا ہے لیکن یہ عمل جو ہے

[1] مشکوۃ المصابیح کتاب الفرائض و الوصایا رقم الحدیث ۳۰۷۱

اٹھا کر کھلا دینا چمچے سے یا کسی اور چیز سے اس عمل پر اجر ہے، اس نے اپنا وقت صرف کیا اور اس نے دلداری کی ہے اس نے بیمار کی خدمت کی ہے یعنی طرح طرح کی جتنی قسمیں بن جائیں گی اتنی قسم کا اجر بن جائے گا ! !

آقائے نامدار ﷺ نے رہنا، بسنا، معاملات ٹھیک رکھنے یہ ساری چیزیں سمجھائی ہیں بتلائی ہیں سکھلائی ہیں، ان سب کو واجب قرار دیا ہے اور اسلام ایک جامع چیز ہے بلکہ سب سے زیادہ جامع ضابطۂ حیات ہے ! نہ تو دنیا کے کسی کے قانون میں اتنے ضابطے ہیں اور نہ کسی مذہب میں اتنے ضابطے ہیں جتنے کہ اسلام نے بتلائے ہیں ! اور تمام چیزوں میں ہر کام میں اجر رکھ دیا ہے، وہ کام جو عبادۃً کرتا ہے اس میں بھی اجر رکھ دیا ہے اور جو کام عادۃً کرتا ہے اس میں بھی ! فرق ذرا سا یہ کر دیا ہے کہ نیت اپنی ٹھیک رکھ لی، خدا کی طرف رغبت کہ وہ راضی ہو جائے وہ اجر دے دے، اتنا سا کام اتنی سی تبدیلی ! مگر یہ اتنی سی نہیں ہے یہ بنیادی ہے، یہ بنیادی تبدیلی ہے، یہ تبدیلی آجائے تو پھر آدمی میں انقلاب آجاتا ہے، بالکل بدلتا چلا جاتا ہے ! !

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام پر استقامت بخشے، آمین اختتامی دعا......(مطبوعہ ماہنامہ انوارِ مدینہ ستمبر ۱۹۹۴ء)

جامعہ مدنیہ جدید کے فوری توجہ طلب ترجیحی امور

(۱) مسجد حامد کی تکمیل

(۲) طلباء کے لیے دارالاقامہ (ہوسٹل) اور درسگاہیں

(۳) کتب خانہ اور کتابیں

(۴) پانی کی ٹنکی

ثواب جاریہ کے لیے سبقت لینے والوں کے لیے زیادہ اجر ہے